سوال

(210)ادائیگی حج کے لئے شرائط

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

وہ کونسی شرائط ہیں جن کی موجودگی میں انسان حج کا مکلف قرار پاتا ہے نیز کیا عورت کے لیے وہی شرائط ہیں جو مردوں کے لئے ہیں یا اس کے لئے کوئی اضافی شرط بھی ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

حج، اللہ کی طرف سے صاحب حیثیت حضرات پر ایک اہم فریضہ ہے، اس کے فرض ہونے کی حسب ذیل پانچ شرائط ہیں:

اسلام: حج کرنے والا مسلمان ہو کیونکہ کسی بھی غیر مسلم کا حج صحیح نہیں۔

عقل: حج کی ادائیگی کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ انسان صاحب عقل و شعور ہو، دیوانہ یا پاگل نہ ہو۔

بلوغ: حج کرنے والا بالغ ہو، اگرچہ بچے کا حج بھی صحیح ہے لیکن بچپن کا حج، فرضیت حج سے کافی نہیں ہوگا۔ حدیث میں ہے: ''جس نے بچپن میں حج کیا پھر جب بالغ ہوگا تو اسے دوبارہ (صاحب استطاعت ہونے پر) حج کرنا ہوگا۔'' [1]

آزادی: فرض حج کی ادائیگی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان کسی کا غلام نہ ہو بلکہ وہ آزاد ہو۔ اگرچہ غلام کا حج بھی صحیح ہے لیکن آزادی کے بعد اسے فرض حج دوبارہ کرنا ہوگا، جیساکہ حدیث میں ہے: ''جس نے حج کیا پھر وہ آزاد ہوا تو اسے دوبارہ حج کرنا ہوگا۔'' [2]

استطاعت: حج کے لئے انسان کا صاحب استطاعت ہونا بھی ضروری ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالی ہے: ''بندوں کے ذمے اللہ تعالی کے لئے بیت اللہ کا حج کرنا ہوگا بشرطیکہ وہ (مکہ مکرمہ) جانے کی استطاعت رکھتا ہو۔ [3]

استطاعت میں حسب ذیل تین چیزیں آتی ہیں:

بدنی لحاظ سے تندرست ہو، ایسا بیمار یا لاغر نہ ہو جو حج نہ کرسکتا ہو۔

گھریلواخراجات کے علاوہ وہ مکہ مکرمہ آنے جانے اوروہاں رہائش، کھانے پینے کے اخراجات کا مالک ہو، قرآن کریم میں ''سبیلا'' سے مرادزادراہ اور سواری ہے۔

جیساکہ حدیث میں صراحت ہے۔

راستہ پُرامن ہو، جس میں اس کے مال اورجان وعزت کی حفاظت ہو۔

مذکورہ شرائط عورتوں کےلئے بھی ہیں، البتہ ان کےلئے ایک اضافی شرط یہ بھی ہے کہ اس کے ساتھ اس کا محرم موجود ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا تھا جس کا نام جہاد میں لکھا جاچکا تھا کہ ''تم اپنی بیوی کے ساتھ حج کرنے کےلئے جاؤ۔''[4]

اگر عورت صاحب استطاعت اور تندرست ہے لیکن اس کے ساتھ اس کا محرم نہیں تووہ فرضیت حج سے مستثنیٰ ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1]سنن البیھقی ص ۱۷۹ج ۵۔

[2]مستدرک حاکم: ص ۴۸۱ج ۱۔

[3]آل عمران: ۹۷۔

[4] صحیح البخاري، الجهاد: ۳۰۰۶۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:206

محدث فتویٰ